HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

جماعت نویں۔ مضمون اردو اے۔ میقات اول

حصہ شاعری

نظمیں۔۔دو اسباق

نظم۔ تعلیم سے بے توجہی کا نتیجہ

Page no.(147)

نظم کی تعریف کتاب سے کاپی پر لکھنا اور یاد کرنا۔

الطاف حسین حالی کا نوٹ اور اس نظم کے الفاظ معنی کتاب سے کاپی پر لکھنا اور یاد کرنا۔

نظم کی تشریح

جنہوں نے کہ تعلیم کی قدر و قیمت نہ جانی مسلط ہوئی ان پہ ظلمت

ملوک اور سلاطین نے کھوئی حکومت گھرانوں پہ چھائی امیروں کی نکبت

رہے خاندانی نہ عزت کے قابل

ہوئے سارے دعوے شرافت کے باطل

تشریح۔ یہ اشعار الطاف حسین حالی کی نظم تعلیم سے بے توجہی کا نتیجہ سے ماخوذ ہیں۔ اس نظم میں ہندوستانی قوم کی تعلیم سے دوری کو موضوع بناتے ہوئے اس کے نہ ہونے کی وجہ سے نقصانات پر روشنی ڈالی گئی ہے

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

اس بند میں شاعر فرماتے ہیں کہ دنیا میں جن بھی لوگوں نے تعلیم کی طرف توجہ نہ دی ان پر جہالت اور تاریکی چھائی رہی۔ بہت سی حکومتیں اسی وجہ سے ختم ہو گئیں۔ امیر لوگ مفلس ہو گئے۔ خاندانی لوگوں کی عزت ختم ہو گئی اور شرافت کے سارے دعوے غلط ثابت ہوئے۔

نہ چلتے ہیں واں کام کاریگروں کے نہ برکت ہے پیشہ میں پیشہ وروں کے

بگڑنے لگے کھیل سوداگروں کے ہوئے بند دروازے اکثر گھروں کے

کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے

وہ اب ہیں دھرے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے

تشریح۔ اس بند میں شاعر فرماتے ہیں کہ تعلیم سے بے توجہی کی وجہ سے کاریگروں کے کارخانے بند ہو گئے۔ پیشہ وروں کے کاموں سے برکت چلی گئی۔ سوداگر ناکام ہو گئے اور بہت سے گھر مفلسی سے تباہ ہو گئے۔ جو لوگ کاروبار میں مشغول رہ کر دن رات کماتے رہتے تھے تعلیم سے نابلد رہنے کی وجہ سے بے کار ہو گئے۔

ہنر اور فن واں ہیں سب گھٹتے جاتے ہنر مند ہیں روز و شب گھٹتے جاتے

ادیبوں کے فضل و ادب گھٹتے جاتے طبیب اور ان کے مطلب گھٹتے جاتے

ہوئے پست سب فلسفی اور مناظر

نہ ناظم ہیں سرسبز ان کے نہ ناثر

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

تشریح۔۔شاعراس بند میں فرماتے ہیں۔کہ تعلیم سے لاپرواہی برتنے کی وجہ سے ہنر اور فن کا خاتمہ ہو گیا۔ہنر مند لوگوں کی تعداد کم ہو گئی ادیبوں کی قدر و قیمت ختم ہو گئی علاج کرنے والے اور ان کے دواخانے کم ہونے لگے۔فلسفیوں اور مناظرہ کرنے والوں پر بھی اس سے بڑااثر پڑا کیوں کہ اب ان کی کتابوں کو چھپانے والے اور ان کے مناظروں کے انتظام کرنے والے نہ رہے۔

اگر اک پہننے کو۔ٹوپی بنائیں تو کپڑا وہ اک اور دنیا سے لائیں

جو سینے کو وہ ایک سوئی منگائیں تو مشرق سے مغرب میں لینے کو جائیں

ہر ایک شے میں غیروں کے محتاج ہیں وہ

مکینکس کی رو میں تاراج ہیں وہ

شاعراس بند میں فرماتے ہیں۔کہ تعلیم سے لاپرواہی برتنے کی وجہ یہاں کے لوگ پوری طرح سے دوسروں کے محتاج ہو جائیں گے یہاں تک کہ اگر وہ پہننے کے لئے ٹوپی بھی بنانا چاہیں تو اس کے لئے انہیں کپڑا کہیں اور سوئی کہیں اور سے لانی پڑے گی۔اس کے برعکس جدید علم رکھنے والے ساری دنیا پر علم کی بدولت حکومت کریں گے۔

جو مغرب سے آئے نہ مال تجارت تو مر جائیں بھوکے وہاں اہل حرفت

ہو تجار پر بند راہ معیشت دکانوں میں ڈھونڈیں نہ پائیں بضاعت

پرائے سہارے ہیں بیوپار واں سب

طفیلی ہیں سیٹھ اور تجار واں سب

تشریح۔شاعراس بند میں فرماتے ہیں کہ تعلیم سے لاپرواہی کی وجہ سے ہم پوری طرح سے مغرب کے محتاج ہو چکے ہیں اور مغرب والے بھی یہی چاہتے ہیں۔اس وقت ایسی حالت ہو چکی ہے کہ مغرب کے کاریگروں کی گزر بسر ہماری بدولت ہوتی ہے اگر وہاں سے

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

مال آنا بند ہو جائے گا وہ تو بے روزگار تو ہو ہی جائیں گے لیکن ہم اپنی نا اہلی کے بنا یہاں پر کوئی چیز بھی بنا نہیں سکیں گے جس کے نتیجے میں یہاں دکانوں پر کوئی بھی چیز نہیں ہوگی۔ یہاں کے بیوپاری بھی مغرب کے محتاج اور یہاں کے سیٹھ اور تجارت کرنے والے دوسروں کی بدولت اپنی گزر بسر کر رہے ہیں۔

یہ ہیں ترک تعلیم کی سب سزائیں وہ کاش اب بھی غفلت سے باز اپنی آئیں

مبادا رہ عافیت پھر نہ پائیں کہ ہیں بے پناہ آنے والی بلائیں

ہوا بڑھتی جاتی سر رہ گزر ہے

چراغوں کو فانوس بن اب خطر ہے

تشریح۔ شاعر اس بند میں فرماتے ہیں کہ ہم پر آج جو یہ مصیبتیں آرہی ہیں یہ سب تعلیم سے لاپرواہی کا نتیجہ ہے اگر اب بھی قوم بیدار نہ ہو جائے گی اور تعلیم کی طرف توجہ نہ دی گی تو قوم پوری طرح تباہ ہو جائے گی کیونکہ روز بروز اب حالات بد سے بدتر ہو جائیں گے اور جو کچھ تھوڑا بہت یہاں بچا ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ تعلیم کے بنا یہاں پوری تاریکی ہو جائے گی۔

لیے فرد بخشی دوراں کھڑا ہے ہر ایک فوج کا جائزہ لے رہا ہے

جنہیں ماہر اور کرتی دیکھتا ہے انھیں بخشتا تیغ و طبل و نوا ہے

یہ ہیں بے ہنر یک قلم چھٹتے جاتے

رسالوں سے نام ان کے ہیں کٹتے جاتے

تشریح۔ شاعر اس بند میں فرماتے ہیں کہ آج فوج میں صرف ان لوگوں کو جگہ ملتی ہے جو ہنر مند اور ماہر و تعلیم ہوتے ہیں اور ان کو ترقیوں سے نوازا جاتا ہے اس کے برعکس ناخواندہ اور بے ہنر سپاہیوں کو سبکدوش کیا جاتا ہے۔

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

سوالات

سوال۔ تعلیم کی قدر و قیمت کیا ہے؟

جواب۔ تعلیم سے انسان اپنے فرائض و حقوق سمجھ سکتا ہے اور صحیح و غلط اور حق و ناحق کی تمیز کر سکتا ہے۔ تعلیم سے انسان ہر جگہ چمکتا ہے اور اپنا جوہر دکھا سکتا ہے جبکہ بے علم انسان قدم قدم پر بے بسی اور مجبوری کا شکار ہوتا ہے۔ ذلت اور رسوائی دامن گیر ہوتی ہے۔

سوال۔ حکومت اور قوموں پر زوال کیسے آتا ہے؟

جواب۔ حکومت اور قوموں کا زوال تعلیم سے بے توجہی برتنے کی وجہ سے آتا ہے۔

سوال۔ شرافت اور عزت کا معیار کیا ہے؟

جواب۔ تعلیم یافتہ ہونا شرافت کا معیار ہے۔

سوال۔ ترک تعلیم کے کیا کیا نقصانات ہیں؟

جواب۔ ترک تعلیم سے جہالت اور تاریکی چھا جاتی ہے۔ قوموں اور حکومتوں کو زوال آتا ہے۔ امیر لوگ مفلس ہو جاتے ہیں۔ خاندانی لوگوں کی عزت ختم ہو جاتی ہے۔ کاریگروں کے کارخانے بند ہو جاتے ہیں تاجروں سوداگروں اور پیشہ وروں کو زوال آتا ہے۔ بے کاری اور بے روزگاری بڑھ جاتی ہے۔ اور ہر چیز میں دوسروں کے محتاج ہو جاتے ہیں۔

سوال۔ کسی ملک اور وہاں کے عوام کی ترقی کن چیزوں سے ہو سکتی ہے؟

جواب۔ کسی بھی ملک اور وہاں کے عوام کے لیے تعلیم بہت ضروری ہے۔ دنیا کے وہی ممالک اور قومیں خوشحالی اور ترقی پذیر ہیں جہاں کے شہریوں میں ہر ترقی تعلیم اور علم و ہنر موجود ہے۔

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

نظم۔ نئی تہذیب

Page no.(153)

اکبرالہ آبادی کانوٹ اوراس نظم کے الفاظ معنی کتاب سے کاپی پر لکھنااور یاد کرنا۔

نظم کی تشریح

وہ موجودہ طریقے راہی ملک عدم ہوں گے نئی تہذیب ہو گی اور نئے سامان بہم ہوں گے

نئے عنوان سے زینت دکھائیں گے حسیں اپنی

نہ ایسا پیچ زلفوں میں نہ گیسو میں یہ خم ہوں گے

تشریح۔ نئی نسل کوانگریزی تہذیب کی اندھادھند تقلید کرتے ہوئے شاعر فرماتے ہیں کہ بہت جلد ہندوستانی تہذیب ختم ہو جائے گی۔ یہاں کے لوگ اپنے رسم ورواج اور طور طریقوں کو چھوڑ کر انگریزی رہن سہن اور طور طریقوں کواپنالیں گے۔آنے والے زمانے میں ہمارے تہذیب وتمدن کی کوئی اہمیت نہیں ہو گی۔اور ہر طرف مغربیت چھاجائے گی۔لوگ بے سوچے سمجھے انگریزی تہذیب کی تقلید میں اپنے رہن سہن اوراپنے رسم ورواج کوبدل ڈالیں گے۔

نہ خاتونوں میں رہ جائے گی پردے کی یہ پابندی

نہ گھونگھٹ اس طرح سے حاجب روئے صنم ہوں گے

تشریح۔شاعر جس تہذیب کی آمد کاذکر کررہاہے اس کی ایک خصوصیت یہ بھی بتارہاہے کہ اس تہذیب میں عورتیں بے پردہ ہو جائیں گی۔اور گھونگھٹ یانقاب وغیرہ کی قید سے آزاد ہو جائیں گی۔چنانچہ عاشق اپنے محبوب کوبے روک ٹوک دیکھ سکیں گے۔

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL
RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR
TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

بدل جائے گا انداز طبائع دور گردوں سے

نئی صورت کی خوشیاں اور نئے اسباب غم ہوں گے

تشریح۔شاعر فرماتے ہیں کہ نئی تہذیب طبیعتوں کو بدل دے گی خوشی اور غم منانے کے انداز بدل جائیں گے سادگی ختم ہو جائے گی اور ہر بات میں تکلف ہو گا۔

بہت ہوں گے مغنی نغمۂ ہی تقلید یورپ کے

مگر بے جوڑ ہوں گے اس لیے بے تال و سم ہوں گے

تشریح۔شاعر فرماتے ہیں کہ آج کی نوجوان نسل بے سوچے سمجھے مغربی تہذیب کی نقل کر رہی ہے اور تیزی کی ساتھ یہ تہذیب ان کے دل و دماغ پر چھاتی جا رہی ہے۔اسی کا اثر ہے کہ کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی موسیقی اور بے سرے گانے ہر طرف سنائی دینے لگے ہیں۔نوجوان نسل بھی ہندوستانی موسیقی کو بھول کر بے سر اور تال والی موسیقی سے لطف اندوز ہونے لگی ہے اور مغربی انداز والے گلوکاروں کو پسند کرنے لگی ہے۔

ہماری اصطلاحوں سے زباں ناآشنا ہو گی

لغات مغربی بازار کی بھاکا سے ضم ہوں گے

تشریح۔شاعر فرماتے ہیں کہ انگریزی تہذیب کی نقل میں لوگ اپنی زبان کی خوبصورت اصطلاحوں کو بھول جائیں گے اور ان کی زبان پر انگریزی الفاظ چڑھ جائیں گے اور لوگ انگریزی زبان میں بات کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔اگر پوری طرح انگریزی نہیں بول پائیں گے تو اردو اور انگریزی ملا کر کھچڑی زبان میں بات چیت کرنے لگیں گے۔یعنی نہ وہ اپنی زبان سے پوری طرح واقف ہوں گے نہ پوری طرح انگریزی ہی بول پائیں گے۔مگر انہیں اس بات کا افسوس بھی نہیں ہو گا۔

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL
RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR
TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

بدل جائے گا معیار شرافت چشم دنیا میں

زیادہ تھے جو اپنے زعم میں وہ سب سے کم ہوں گے

تشریح۔ شاعر فرماتے ہیں کہ آنے والے زمانے میں رہن سہن۔ طور طریقے اور زبان ہی نہیں بدلے گی بلکہ شرافت کا معیار بھی بدل جائے گا۔ مثلاً سچائی۔ اخلاص ایثار و ہمدردی اور محبت جیسی خوبیاں جو ہمارے سماج میں شرافت کی علامت سمجھی جاتی ہیں آنے والے زمانے میں لوگ ان خوبیوں کو بھلادیں گے اور مغرب کے لوگوں کی طرح صرف اپنے فائدے اور نقصان سے تعلق رکھیں گے اور آج جن لوگوں کی شرافت کی مثالیں دی جاتی ہیں جن کی زندگیوں کو قابل تقلید سمجھا جاتا ہے کل ان کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوگی۔

کسی کو اس تغیر کا نہ حس ہوگا نہ غم ہوگا

ہوئے جس ساز سے پیدا اسی کے زیر و بم ہوں گے

تشریح۔ شاعر فرماتے ہیں۔ کہ انگریزی تہذیب ہمارے سماج میں اور عام لوگوں میں اس طرح سرایت کر جائے گی کہ اس بات کا احساس تک نہیں ہوگا کہ ہم کیسی کیسی بیش قیمت قدروں کو بھلا بیٹھے ہیں۔ نہ انہیں اس بات کا افسوس ہوگا کہ انہوں نے توجب سے آنکھیں کھولی ہیں یہی ساری چیزیں دیکھی ہیں۔ انہیں ہندوستانی تہذیب کے بارے میں کسی نے بتایا ہی نہیں ہے۔ اپنے گھروں میں انہوں نے انگریزی تہذیب اب دیکھی ہے۔ لہذا وہی باتیں اس کی ان کی شخصیت کا حصہ بن گئی ہیں۔

تمہیں اس انقلاب دہر کا کیا غم ہے اے اکبر

بہت نزدیک ہیں وہ دن کہ تم ہوگے نہ ہم ہوں گے

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

تشریح۔ نظم کے آخری شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ یہ انقلاب تورونما ہوں گے۔ سماج میں یہ تبدیلی ضرور ہوگی۔اس لئے ان پر افسوس کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔اب تو نئی نسل کو یہ سب تبدیلیاں دیکھنااوران کے ساتھ جینا ہے۔کیوں کہ وہ وقت دور نہیں ہے جب ان تبدیلیوں کو دیکھنے اوران پر اکڑنے کے لیے ہم اور تم زندہ ہی نہیں رہیں گے۔

سوالات

سوال۔ اکبر نے نئی تہذیب کی کون سی برائیاں بتائی ہیں؟

جواب۔ اکبر نے نئی تہذیب کی جو برائیاں بتائی ہے وہ یہ ہیں۔ خواتین شرم وحیا کھو کر مغربی لباس پہن کر بے پردہ ہو جائیں گی۔لوگ بے سوچ سمجھے انگریزی تہذیب کی تقلید میں اپنے رہن سہن اوراپنے رسم ورواج کو بدل ڈالیں گے۔کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی موسیقی اور بے سرے گانے ہر طرف سنائی دینے لگیں گے۔انگریزی تہذیب کی نقل میں لوگ اپنی زباں کی خوبصورت اصطلاحوں کو بھول جائیں گے۔رہن سہن طور طریقے اور زبان ہی نہیں بدلے گی بلکہ شرافت کا معیار بھی بدل جائے گا۔ مثلاً سچائی۔ اخلاص۔ ایثار۔ ہمدردی اور محبت جیسی خوبیاں جو ہمارے سماج میں شرافت کی علامت سمجھی جاتی ہیں آنے والے زمانے میں لوگ ان کی خوبیوں کو بھلادیں گے۔

سوال۔ تقلید یورپ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ تقلید یورپ سے مراد اپنی روایات اوراخلاقی قدروں کو چھوڑ کر یورپ کی تہذیب اور طور طریقوں کی پیروی کرنا ہے۔